جنازے کے آگے یا پیچھے بآوازِ بلند ذکر وغیرہ کرنا کیسا ہے ؟

غلام مصطفٰے ظہیر امن پوری

جنازے کے آگے یا پیچھے بآواز ِ بلند ذکر وغیرہ کرنا ''قبیح بدعت '' ہے ، قرآن و حدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے ، یہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ، خلفائے راشدین ، صحابۂ کرام ، تابعینِ عظام، ائمہ دین اور سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے ۔

اس کے باوجود ''قبوری فرقۃ '' اس کو جائز سمجھتا ہے ، جنازے کے آگے یا پیچھے بآواز ِ بلند ذکر یا قرآن خوانی کرنا نیکی کا کام ہوتا یا شریعت کی رو سے میت کو کوئی فائدہ پہنچتا تو صحابۂ کرام اور سلف صالحین جو سب سے بڑھ کر قرآن و حدیث کے معانی ، مفاہیم و مطالب اور تقاضوں کو سمجھنے والے اور ان کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنے والے تھے ، وہ ضرور اس کا اہتمام کرتے ۔

چاروں اماموں سے بھی اس کا جواز یا استحباب منقول نہیں ہے ، احمد یا ر خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں:

''ہم مسائلِ شرعیہ میں امام صاحب (ابو حنیفہ)کا قول و فعل اپنے لیے دلیلِ سمجھتے ہیں اور دلائلِ شرعیہ پر نظر نہیں کرتے ۔''(جاء الحق از احمد یار خان بریلوی : ۱/۱۵)

اب بریلویوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے امام ابوحنیفہ سے باسند ِ صحیح اس کا استحباب ثابت کریں ، ورنہ ماننا پڑے گا کہ اس فرقہ کا امام ابوحنیفہ سے کوئی تعلق نہیں اور ''اجلی الاعلام بان الفتوٰ ی مطلقا علی قول الامام '' کے نام سے رسالہ لکھنے والوں کو شعرانی جو انتہائی گمراہ انسان تھا ،اس کے خلاف ِ شرع اقوال پیش کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے ۔

واضح رہے کہ بعض حنفی اماموں نے جنازے کے ساتھ بآواز ِ بلند ذکر کے عدمِ جواز اور بدعت ِ قبیحۃ ہونے کی صراحت بیان کی ہے :

★۱ طحطاوی حنفی لکھتے ہیں : ولا یرفع صوتہ بالقرائۃ ولا بالذّکر ، ولا یغترّ بکثرۃ من یفعل ذلک ، وامّا ما یفعلہ الجھّال فی القرائۃ علی الجنازۃ من رفع الصّوت والتّمطیط فیہ فلا یجوز بالاجماع ، ولا یسع أحدا یقدر علی انکارہ أن یسکت عنہ ولا ینکر علیہ ، وعلیھم الصّمت ونحو ذلک کالأذکار المتعارفۃ بدعۃ قبیحۃ ۔

''جنازے کے ساتھ قراء ت اور ذکر کے وقت آواز بلند نہ کرے ، جو لوگ یہ بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں ، ان کی کثرت دیکھ کر دھوکے

میں نہ آجائے ، جنازے کے ساتھ جاہل لوگ اونچی آواز سے اور کھینچ کھینچ کر کرتے ہیں ، یہ بالاجماع جائز نہیں ہے ، کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے انکار پر قدرت و طاقت رکھتا ہو ، پھر خاموش رہے اور اس پر انکار نہ کرے ، لوگوں پر خاموشی لازم ہے ، اسی طرح جنازے کے ساتھ اذکا رِ متعارفہ بدعت ِ قبیحہ ہیں ۔''(حاشیہ الطحطاوی : ۳۳۲)

★۲ ترکمانی حنفی لکھتے ہیں: ومن البدع ما یفعل بین یدی المیّت من قرائۃ وذکر وحمل خبز وخرفان ، الکلّ لا یرضی الواحد الدّیّان ۔

''میت کے آگے قراء ت و ذکر کرنا ، روٹیاں اور بکری کا بچہ اٹھانا ، بدعت کے کاموں میں سے ہے ، ان ساری چیزوں پر کوئی ایک بھی دیندار انسان راضی نہیں ہو سکتا ۔''(کتاب اللمع فی الحوادث والبدع از ترکمانی : ۲۳۲)

نیز لکھتے ہیں : وکذلک الذّکر جھرا یکرہ فعلہ خلف الجنازۃ ، ولیس فیہ أجر للذّاکر ولا للمیّت ۔

''اسی طرح جنازے کے پیچھے اونچی آوازِ سے ذکر کرنا مکروہ ہے ، اس میں ذاکر (ذکر کرنے والے)اور میت کے لیے کوئی اجر نہیں ہے ۔''(کتاب اللمع : ۲۱٦)

★۳ حنفی مذہب کی معتبر ترین کتابوں میں لکھا ہے :

''جنازے کے ساتھ جانے والوں کو خاموش رہنا واجب ہے اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا مکروہ ہے ، اگر اللہ کا ذکر کرنا چاہیں تو اپنے دل میں کریں ۔''

(فتاوٰی عالمگیری : ۱/۱٦۲ ، فتاوٰی قاضی خان : ۱/۹۲ بحوالہ جاء الحق از نعیمی : ۱/٤۰۸)

ایک حنفی امام لکھتے ہیں : رفع الصّوت بالذّکر وقرائۃ القرآن وقولھم کلّ حیّ یموت ونحو ذلک خلف الجنازۃ بدعۃ ۔

''جنازے کے ساتھ بآوازِ بلند ذکر اور قراء تِ قرآن اور لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر زندہ مرے گا ، اور اس طرح کی باتیں بدعت ہیں ۔''(فتاوی سراجیہ : ۲۳)

محمد رکن دین بریلوی لکھتے ہیں :

''سوال : جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں ان کو کلمہ طیبہ راستہ میں پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب : پکار کر پڑھنا تو مکروہ ہے ، دل میں اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں ، بہتر خاموشی ہے (عالمگیری)'' (رکن دین : ۲۰٦)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ :
احمد یا ر خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں :
''جن فقہاء نے میت کے ساتھ ذکر بالجہر کو مکروہ فرمایا ، ان
کی مراد مکروہ تنزیہی ہے ۔''(جاء الحق : ۱/٤۱۰)
جناب بریلوی صاحب دھینگا مشتی کرتے ہوئے اپنے ''فقہاء ''کی
عبارت کا مفہوم بگاڑنے میں سرگرداں ہیں کہ مکروہ سے مراد
مکروہ تنزیہی ہے ، جبکہ بعض ''فقہاء '' نے اس کو بدعتِ قبیحہ
کہا ہے ، ابنِ نجیم حنفی جن کو ابوحنیفہ ثانی کے لقب سے ملقب
کیا گیا ہے ، وہ لکھتے ہیں :
وینبغی لمن تبع الجنازة أن یطیل الصّمت ویکرہ رفع الصّوت
بالذّکر وقرائة القرآن وغیرھما فی الجنازة والکراھۃ فیھا کراھة
تحریم ۔
''جنازے کے پیچھے چلنے والوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ لمبی
خاموشی اختیار کریں ، جنازے کے ساتھ اونچی آواز سے ذکر اور
قراء تِ قرآن وغیرہ مکروہ ہے ، اس میں کراہت تحریمی
ہے ۔''(البحر الرائق : ۲/۱۹۹)
ثابت ہوا کہ ''مفتی '' صاحب کی توجیہ باطل ہے اور محض
بدعت کو کمزور سہارا دینے والی بات ہے ۔
حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : ''جان لو ! درست اور
مختار مذہب یہ ہے کہ جس پر سلف رضی اللہ عنہم کا عمل
رہا ہے کہ جنازے کے ساتھ چلتے وقت سکوت اختیار کیا جائے ،
قرآء ت اور ذکر وغیرہ میں آواز بلند نہ کی جائے ، اس میں
حکمت ظاہر ہے کہ خاموشی انسان کے دل کو مطمئن اور جنازے
کے متعلق چیزوں کے بارے میں اس کی فکر کو جمع کر دیتی ہے ،
اس حالت سے یہی مطلوب ہے اور یہی حق بھی ہے ، اس کی
مخالفت کرنے والوں کی کثرت دیکھ کر دھوکے مت کھا ۔''(الاذکارِ
از نووی : ۱۳٦)
اسی طرح جب حافظ نووی سے سوال کیا گیا کہ دمشق میں
بعض جاہل جنازے پر بری طرح کھینچ کھینچ کر ، حد سے زیادہ سر
اور کلمات میں زائد حروف داخل کرکے قراءۃ ت کرتے ہیں ، کیا
ایسا کرنا مذموم چیز ہے یا نہیں ؟
حافظ نووی جواب دیتے ہیں : ''یہ واضح برائی اور انتہائی قابلِ
مذمت چیز ہے ، اس کے حرام ہونے پر علماء کا اجماع ہے ،
ماوردی اور دوسرے کئی ایک اماموں نے اس کے حرام ہونے پر

اجماع نقل کیا ہے ، حاکمِ وقت اس فعل پر ان کو ڈانٹے اور تعزیر قائم کرے اور اس فعل سے توبہ کرائے ، ہر مکلف جو اس کے انکار پر قدرت و طاقت رکھتا ہے ، اس پر انکار لازم ہے ۔''(فتاوٰی النووی : ۳٦)

★۵ حافظ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں : ''جنازے کے ساتھ بآوازِ بلند ذکر وغیرہ کرنا ، یہ اہلِ کتاب اور عجمیوں کی عادت تھی ، لیکن اس امت کے بہت سارے لوگ بھی اس میں مبتلا ہو گئے ہیں ۔''

(اقتضاء الصراط المستقیم : ۱/۳۱٦)

نیز فرماتے ہیں : ''جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا بالاتفاق مکروہ ہے ، خواہ قراء ت ہی ہو ۔''

(الاختیارات الفقهیہ : ۸۸)

★٦ ابن النحاس (م ۸۱٤ھ)لکھتے ہیں : ''اگر قراءۃ ت میں کھینچاؤ اور الحان نہ بھی ہو ، پھر بھی یہ مکرو ہ بدعت ہے ، کیونکہ نبی ئ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور سلف میں سے کسی انسان سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے ، اسی طرح جنازے کے ساتھ ذکر بھی مکروہ بدعت ہے ۔''

(تنبیہ الغافلین عن اعمال الجاهلین وتحذیر السالکین من افعال الهالکین : ٤۸۱)

اہلِ بدعت کے دلائل

★۱ اہلِ بدعت کا عمومی دلائل سے اس کا ثبوت پیش کرنا صحیح نہیں ہے ، کیونکہ بدعا ت یا تو عمومی دلائل کے تحت آتی ہی نہیں یا ان سے مستثنیٰ ہوتی ہیں ۔

★۲ سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، کہتے ہیں :

لم یکن یسمع من رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وهو یمشی خلف الجنازۃ الا قول لا الہ الا اللّٰہ مبدیا وراجعا ۔

''جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنازے کے پیچھے چلنا شروع کرتے اور جب واپس لوٹتے تو ابنِ عمر رضی اللہ عنہما آپ سے لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں سنتے تھے ۔''(الکامل لابن عدی : ۱/۲٦۹، ٤/۱٦۰۸)

تبصرہ :

یہ روایت موضوع (من گھڑت)ہے ، اس کے راوی ابراہیم بن احمد الحرانی کے بارے میں امام ابو عروبہ فرماتے ہیں : کان یضع

الحدیث ۔ "یہ حدیثیں گھڑتا تھا ۔"(الکامل لابن عدی : ۱/۲٦۹)
اس کے بارے میں تعدیل ثابت نہیں ہے ، لٰہذا ایسی موضوع (من گھڑت)روایت بدعت کے ثبوت میں پیش کرنا سراسر دھوکہ اور ظلم ہے ۔

احمد یا ر خان نعیمی لکھتے ہیں : "اگر یہ حدیث ضعیف بھی ہو ،پھر بھی فضائلِ اعمال میں معتبر ہے۔"(جاء الحق : ۱/٤۰٤)

اولاً : یہ روایت من گھڑت ہے ۔ ثانیاً : اس میں جنازے کے ساتھ بآوازِ بلند اجتماعی ذکر کا وجو د نہیں ملتا ۔ ثالثاً : اس مسئلے کا تعلق احکام کے ساتھ ہے نہ کہ فضائل کے ساتھ ، چونکہ اختلاف اس بارے میں ہے کہ جنازے کے آگے یا پیچھے ذکر کرنا جائز ہے یا ناجائز ، نہ کہ اس کی فضیلت کے بارے میں ۔

۳⋆ عن عبداللّٰہ بن محمّد بن وھب ، حدّثنی یحیی بن محمّد بن صالح ، حدّثنا خالد بن مسلم القرشی ، حدّثنا یحیی بن أیّوب عن یزید بن أبی حبیب عن سنان بن سعد عن أنس ، قال : قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم : أکثروا فی الجنازۃ قول لا الہ الّا اللّٰہ ۔

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ، جنازے کے ساتھ کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھو ۔"(مسند الدیلمی : ۱/۱/۳۲ بحوالہ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ : ۲۸۸۱)

تبصرہ :

یہ روایت "ضعیف" ہے ، اس کے بعض راوی نامعلوم ومجہول ہیں ، محدث البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یحییٰ بن ایوب سے نیچے راویوں کا مجھے ذکر نہیں مل سکا ۔

مجہول اور نامعلوم راویوں کی روایت سے استدلال اہلِ حق کو زیب نہیں دیتا ، دوسری بات یہ ہے کہ اس روایت میں ذکر بالجہر کا وجود تک نہیں ملتا ۔

تنبیہ :

جناب اشرف علی تھانوی دیوبندی کہتے ہیں :

"ہمارے حضرت حاجی (امداد اللہ)صاحب قبلہ نے انتقال کے وقت مولوی اسماعیل صاحب سے فرمایا تھا کہ میرا جی چاہتاہے کہ میرے جنازے کے ساتھ ذکر بالجہر کیا جائے ، انہوں نے کہا ، حضرت یہ تو نامناسب معلوم ہوتاہے ، ایک نئی بات ہے ، جس کو فقہاء نے اس خیال سے کہ عوام سنت نہ سمجھ لیں ، پسند نہیں کیا ،

فرمایا بہت اچھا ، جو مرضی ہو ، خیر بات آئی گئی ہوئی اور کسی کو اس کی خبر بھی نہیں ہوئی ، کیونکہ خلوت میں گفتگو ہوئی تھی ، مگر جب جنازہ اٹھا تو ایک عر ب کی زبان سے نکلا ، اذکرو ا اللہ بس پھر کیا تھا ، سب لوگ بے ساختہ ذکر کرنے لگے اور لا الہ الا اللہ کی صدائیں برابر قبرستان تک بلند رہیں ، بعد میں مولوی اسماعیل صاحب اس گفتگو کو نقل کرکے کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت (امداداللہ)کو تو منوا دیا ، مگر اللہ تعالیٰ کو کیونکر منوائیں ، اللہ تعالیٰ نے حضرت کی تمنا پوری کر دی ۔''

(قصص الاکابر از تھانوی : ۱۱۹ ، الافاضات الیومیہ از تھانوی : ۳/۲۷۷ ، امداد المشتاق از تھانوی : ۲۰٤)

اس واقعۂ سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں :

★۱ دیوبندیوں کے عقیدہ وحدت الوجود کے امام اور ان کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ کے نزدیک بدعت اور بے اصل کام کی خواہش کرنا بھی صحیح ہے اور خلاف ِشرع کا م کی وصیت بھی ۔

★۲ جنازے کے آگے یا پیچھے بآوازِ بلند ذکر وغیرہ کی بدعت پر عمل کرنے میں تمام تقلید پرست متفق ہیں، حالانکہ میت کے ساتھ اونچی آواز سے پڑھنا ہندؤوں کی رسمِ بد ہے ۔

★۳ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی جھوٹ بولنے سے بھی باز نہیں آتے ۔

الحاصل :

جنازے کے آگے یا پیچھے بآواز ِ بلند ذکر اور نعت خوانی وغیر ہ بدعت ِ قبیحہ ، سیئہ اور مذمومہ ہے ۔

★★...★★...★★

شکریہ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ، ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ عزوجلہ ، والتحدیث بنعمۃ اللہ شکر ، وترکھا کفر ، والجماعۃ رحمۃ ، والفرقۃ عذاب ۔

''جو تھوڑی نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا ، وہ زیادہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا ، جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا ، وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا ، اللہ کی نعمت دوسروں سے بیان کرنا شکریہ ہے اور ایسانہ کرنا کفرانِ نعمت ہے ، جماعت

رحمت □□ اور تفرق□ بازی عذاب □□ □''(مسند الامام احمد : ٤/٢٧٨،٣٧٥ ، زوائد مسند الامام احمد : ٤/٣٧٥ ، السن□ لابن ابی عاصم : ٩٣ ، الشکر لابن ابی الدنیا : ٦٤ ، وسند□، حسن)

★★□□□□□□□□□□□□□□★★□□□□□□□□□□□□□□★★